السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزے رکھنے کے لئے مانع حیض ادویات کا استعمال شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خون حیض ایک فاسد مادہ ہے۔جسے روکنا اچھا نہیں ہے۔اگر کسی عورت کا صرف ارادہ ہو کہ میں رمضان میں ہی اپنے روزے مکمل کرلوں تاکہ میرے ذمے ان کا قرض باقی نہ رہے تو یہ کوئی مستحسن اقدام نہیں ہے۔اس کے علاوہ اطبا کی رپورٹ ہے کہ مانع حیض ادویات کا استعمال عورت کے رحم ،اعصاب اور نظام خون کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔ان کے استعمال سے مہینے کی عادت بھی بگڑجاتی ہے اور جسم نحیف اور کمزور پڑجاتا ہے، لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ عورتوں کو ان کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔اگرچہ ان کے استعمال کے بعد جو روزے رکھے جائیں گے ان کا فرض تو بہر حال ادا ہوجائے گا،البتہ علما نے ایسی ادویات کے استعمال کو چند شرائط کے ساتھ مشروط کیا ہے:

1۔ان کے استعمال سے نقصان کا اندیشہ نہ ہو،اگر نقصان کا خطرہ ہے تو پرہیز کیا جائے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔'' [۲/البقرہ:۱۹۵]

نیز فرمایا: ''اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو،یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر بہت مہربان ہے۔'' [۴/النساء:۲۹]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ضرررساں چیز کے استعمال سے منع فرمایا حدیث میں ہے کہ نقصان اٹھانا اور نقصان پہنچانا دونوں کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ [مسند امام احمد، ص:۳۱۳،ج ا]

2۔خاوند سے اجازت لی جائے اگر خاوند موجود ہو کیونکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عورت عدت کے ایام میں ہوتی ہے، وہ مانع حیض ادویات کے استعمال سے ایام عدت کو طویل کرنا چاہتی ہے تاکہ دیر تک اس سے نان ونفقہ وصول کیا جائے ایسے حالات میں اس سے اجازت لینا ضروری ہے۔اسی طرح اگر ثابت ہوجائے کہ ایسی ادویات کے استعمال سے حمل میں رکاوٹ ہوسکتی ہے اس حالت میں بھی عورت کا خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے۔ایسی ادویات کا استعمال اگرچہ جائز ہے،تاہم بہتر ہے کہ فطرت سے چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے ،البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو الگ بات ہے۔ہمارے نزدیک رمضان المبارک میں اپنے روزے مکمل کرنے کی نیت سے ایسی ادویات استعمال کرنا کوئی معقول عذر نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:236